”کنزالایمان“ پر ایک نظر

برادران اہل السنت والجماعت

بریلوی حضرات اپنے اعلیٰ حضرت مولوی احمد رضا خان کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کو تمام اردو تراجم سے اعلیٰ اور بہتر سمجھتے ہیں بلکہ کوئی کہتا ہے کہ یہ الہامی ترجمہ ہے اور کوئی کہتا ہے کہ اگر قرآن اس زبان میں نازل ہوتا تو خانصاحب کے ترجمہ کے قریب قریب اس کے لفظ ہوتے۔ حالانکہ بریلویوں کے متفقہ اصولوں کی روشنی میں یہ ترجمہ گستاخیوں اور غلط عقائد ونظریات پر مشتمل ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں کہ جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور برے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ اور حضور ﷺ کیلئے استعمال نہ کیے جائیں تاکہ دوسروں کو بدگوئی کا موقع نہ ملے۔ (نور العرفان البقرۃ ص 104)۔

قارئین ذی وقار نبی پاک ﷺ کے نام مبارک حضور پر ” “ کا نشان مفتی صاحب کا لگایا ہوا ہے۔

(۲)۔ ڈاکٹر پروفیسر طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں کہ جن کلمات کا استعمال مختلف معانی میں ہوتا ہو وہ ایسے ذومعنی لفظ ہوں کہ ان میں اچھے مفہوم کے علاوہ برا مفہوم بھی معلوم اور متعارف ہو، ان کا استعمال بھی (نبی پاک ﷺ کیلئے) صریح گستاخی ہوگا۔ (تفسیر منہاج القرآن جلد 1 صفحہ نمبر 393)

(۳)۔ مولوی احمد سعید کاظمی صاحب لکھتے ہیں کہ جس کلمہ کے استعمال میں سوءِ ادب کا ادنیٰ ترین شائبہ بھی پایا جائے۔ حضور ﷺ کے حق میں اسکا بولنا ہرگز جائز نہیں۔ (التبیان مع البیان ص 275)

(۴)۔ پیر کرم شاہ صاحب بھیروی لکھتے ہیں ”راعنا“ ذومعنی (کئی معانی رکھنے والا) لفظ ہے اس کا ایک معنی تو یہ ہے کہ ہماری رعایت فرمائیے۔۔۔۔۔۔ لیکن یہود کی عبرانی زبان میں یہی لفظ ایسے معانی میں مستعمل ہے جس میں گستاخی اور بے ادبی پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب کی عزت وتعظیم کا یہاں تک پاس ہے کہ ایسے لفظ کا استعمال بھی ممنوع فرمادیا جس میں گستاخی کا شائبہ تک بھی ہو۔

(ضیاء القرآن جلد 1 ص 82,83)

(۵)۔ خواجہ حمید الدین سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بارگاہ رسالت میں ایسے لفظ کو استعمال کرنے سے روک دیا جسکا کسی زبان میں بھی ایسا مفہوم ہو جس میں تنقیص کا پہلو نکلتا ہے۔

(انوار رضا ص 149)

قارئین ذی وقار بریلویوں کے اصاغر واکابر کا متفقہ اصول ہے کہ جس لفظ کے کئی معنی ہوں کچھ اچھے ہوں اور کچھ برے ہوں تو ایسے لفظ کا استعمال اللہ جل جلالہ اور نبی پاک ﷺ کیلئے کرنا صریح گستاخی ہوگا تو اب ہم آپ کو دکھا دیتے ہیں کہ ان اکابر بریلویہ کے متفقہ اصولوں کی روشنی میں اعلیٰ حضرت بریلوی کا ترجمہ گستاخی

الوہیت اور رسالت سے بھرا ہوا ہے تو اگر بریلوی حضرات میں ذرہ بھر بھی غیرت ہے تو وہ اعلیٰ حضرت بریلوی پر گستاخ رسول کا فتویٰ صادر فرمائیں گے؟

1۔ (☆)۔ان الله لا يستحي (الآية) (البقرة نمبر 26) کا اعلیٰ حضرت بریلوی ترجمہ کرتے ہیں

''بے شک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا۔ (کنز الایمان)''

یہاں خانصاحب نے اللہ تعالیٰ کیلئے حیاء کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ حیاء کے معنی ہے شرم وغیرت جب بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اس رکاوٹ کا نام ''حیا'' ہے۔

(تفسیر نعیمی جلد 1 ص 198 اسلامیہ)

قارئین کرام! آپ ان معانی کو دیکھیے بالخصوص تیسرا معانی تو کسی طرح بھی بریلویوں کے اصول کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال نہیں ہو سکتا تو خانصاحب نے یہ لفظ استعمال کر کے بریلوی اصول کی روشنی میں بارگاہ الوہیت کی توہین و گستاخی کی ہے۔

2۔ (☆)۔ان الله غني حميد (الآية) (البقرة نمبر 267)

ترجمہ:۔ ''اللہ بے پرواہ سراہا گیا۔ (کنز الایمان)''

اُردو کی مشہور لغت جامع فیروز اللغات میں بے پرواہ کا معنی غافل، سست، کاہل لکھا ہے۔ تو کیا یہ لفظ خدا تعالیٰ کیلئے استعمال کرنا جائز ہے؟ بریلوی اصول کے مطابق درست نہیں۔ سراہا گیا کے معانی میں چاپلوسی اور خوشامد کرنا بھی لکھا ہوا ہے کیا یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کیلئے استعمال کرنا درست ہوگا؟ اگر نہیں تو پھر اعلیٰ حضرت کا ترجمہ الہامی کیسے تصور ہو سکتا ہے؟ آپ کے اپنے اصول کے تحت یہ ترجمہ گستاخی الوہیت پر مشتمل ہے۔

3۔ (☆)۔نسوا الله فنسيهم (توبہ نمبر 67)۔

ترجمہ ''وہ اللہ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ (کنز الایمان)''

قارئین کرام! خانصاحب بریلوی نے چھوڑنے کا لفظ کافروں کیلئے بھی استعمال کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے لیے بھی۔ اور یہ بات تو مسلم ہے کہ کافروں کا چھوڑنا خدا تعالیٰ کو یہ بہت ہی قبیح و برا ہے تو جب چھوڑنے کے لفظ میں قباحت و برائی ہے تو پھر اس لفظ کو کیوں خدا تعالیٰ کیلئے ذکر کیا۔ کیا یہ گستاخی نہ ہوگی تمہارے اصول کی روشنی میں؟ تو پھر مجھے کہنے دیجئے کہ بریلویوں کے ہاں اعلیٰ حضرت بریلوی اللہ جل جلالہ کا گستاخ ہے۔

4۔ (☆)۔فلما احس عيسىٰ منهم الكفر (الآية) (آل عمران نمبر 52)۔

ترجمہ ''پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا۔ (کنز الایمان)''

یہاں خانصاحب بریلوی نے عیسیٰ علیہ السلام کیلئے کفر پایا کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ اسی لغت میں ''پانا'' کے معانی میں کھانا، نوش کرنا، وصول کرنا، ہاتھ آنا، اٹھانا وغیرہ لکھا ہوا ہے تو کیا تمہارے اصول کی روشنی میں یہ الفاظ

یہاں مناسب ہیں؟ ہرگز نہیں! تو پھر میں کیوں نہ کہوں کہ اعلیٰ حضرت نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کی اور اس میں یہودیوں کو مات دے دی۔ انہوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عداوت میں حد کر دی تھی لیکن اعلیٰ حضرت بریلوی بھی ان سے پیچھے نہ رہے اور وہ حملہ کیا کہ جو یہودی بھی نہ کر سکے۔

5۔ (☆)۔ لنغرینک بھم (الآیۃ) (الاحزاب نمبر 60)۔

ترجمہ ''تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دینگے۔ (کنزالایمان)''

یہاں اعلیٰ حضرت نے نبی پاک ﷺ کے لئے شہ دینگے کے لفظ استعمال کیے ہیں۔ جبکہ فیروز اللغات میں اس کے معانی یہ بھی ہیں ''اکسانا، بہکانا، شطرنج کے بادشاہ کو کشت دینا'' تو بہکانا وغیرہ کے الفاظ سرکار رسالت مآب ﷺ کیلئے مناسب ہیں؟ اگر نہیں تو بریلوی حضرات سے گذارش ہے کہ تمہارے متفقہ اصول کی روشنی میں خان صاحب بریلوی گستاخ رسول ٹھہرے یا نہیں؟ اگر گستاخ بنتے ہیں تو پھر اپنے رسائل و جرائد اور کتب میں اس کا اظہار کیا جائے۔

6۔ (☆)۔ فانت لہ تصدیٰ (عبس نمبر 6)۔

ترجمہ ''تم اس کے تو پیچھے پڑتے ہو۔ (کنزالایمان)''

یہاں اعلیٰ حضرت نے نبی پاک ﷺ کے لئے پیچھے پڑتے ہو کا لفظ استعمال کیا ہے جبکہ لغت میں اس کا معنیٰ یہ بھی لکھا ہے ''ستانا، دق کرنا، دشمنی کرنا، سر ہونا'' کیا یہ الفاظ آپ ﷺ کیلئے استعمال کرنا درست ہیں؟ اگر تمہارے اصول میں درست ہیں تو عشق رسالت کا دعویٰ ختم۔ اگر نہیں تو اعلیٰ حضرت پر فتویٰ کفر صادر فرمائیں۔ اگر فتویٰ کفر صادر نہیں ہوتا تو تب بھی عشق رسالت کا دعویٰ جھوٹا ہے کہ اپنا اگر گستاخی کرے تو اس کو چھوڑ دیا جائے؟

7۔ (☆)۔ ووجدك ضالا فھدی (ضحیٰ نمبر 8)۔

ترجمہ ''اور تمہیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (کنزالایمان)''

اعلیٰ حضرت نے یہاں نبی پاک ﷺ کے لئے خودرفتہ کا لفظ منسوب کیا ہے اور دوسری جگہ زلیخا کو بھی یوسف علیہ السلام کی محبت میں خودرفتہ لکھا ہے۔

قارئین کرام! زلیخا کا سیدنا یوسف علیہ السلام کے لئے خودرفتہ ہونا بہت ہی برا تھا کیونکہ وہ اسی خودرفتگی میں گناہ کے ارادہ تک پہنچ گئی تو گویا اس لفظ میں بہت بڑی برائی و قباحت کا بھی احتمال ہے۔ اعلیٰ حضرت نے یہی لفظ سرکار طیبہ ﷺ کے لئے بھی استعمال کر دیا۔ اگر بریلویوں میں ذرہ بھر بھی دیانت و غیرت ہوتی تو وہ اعلیٰ حضرت کو گستاخ کہہ دیتے۔ لیکن معاملہ گھر کا ہے اس وجہ سے سو تاویلیں کریں گے کافر نہیں کہیں گے۔ حالانکہ ہمیں اصول بتاتے ہیں کہ لفظ ''صریح تاویل کا احتمال نہیں رکھتا یعنی صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی اور خود تاویل کر کے اعلیٰ حضرت کو بچاتے ہیں۔ یہ عشق رسالت نہ ہوا بلکہ عشق رضوی ہوا کہ شانِ رسالت کو رضویت پر قربان کر دیا تو کیا یہ

بات تمہارے عشق رسالت سے پردہ نہیں ہٹادے گی کہ تمھیں دین محمدی ﷺ کی ضرورت نہیں بلکہ مذہب رضوی کی ضرورت ہے؟

ایک اور طرح سے خود رفتہ کا معنی جامع فیروز اللغات میں بے خبر، بے خود وغیرہ لکھے ہیں اور بے خبر کا معنی غافل، نا سمجھ، بے وقوف، جاہل لکھا ہے۔ تو کیا ضالاً کا ترجمہ یہ اگر کرو گے تو اپنے اصولوں کی روشنی میں گستاخ رسول نہ بنو گے؟

ہمارے نزدیک تو سرکار طیبہ ﷺ کے نعلین مبارک کی بھی توہین کفر ہے جبکہ تمہارے اصول کی روشنی میں یہ لفظ سرکار طیبہ ﷺ کی توہین ہے اور گستاخی رسالت کفر ہے لہٰذا اگر تم خان صاحب کو کافر نہ کہو گے تو خود کافر ہو جاؤ گے۔ کیونکہ خان صاحب نے گستاخی رسالت کے متعلق لکھا ہے کہ جو اسکے مرتکب کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

8۔ (☆)۔قال فعلتها اذاً وانا من الضالین (الشعراء نمبر 20)۔

ترجمہ:۔ "موسیٰ" نے فرمایا میں نے وہ کام کیا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی۔ (کنز الایمان) "

قارئین ذی وقار! راہ کی خبر نہ تھی اور بے خبر تقریباً ایک ہی چیز ہے اور اس پر کلام پیچھے ہم تفصیل سے کر چکے ہیں۔ (7) نمبر ملاحظہ فرمائیں۔

یہ چند آیات دلالت کر رہی ہیں کہ ترجمہ رضوی گستاخیوں سے بھرا ہوا ہے اور گستاخی بھی ہمارے کہنے سے نہیں بلکہ بریلویوں کے اکابر واصاغر کے متفقہ اصولوں سے ہم نے ثابت کی ہے۔ میں بریلویوں سے گزارش کروں گا کہ آپ کے اصول کی روشنی میں خانصاحب بریلوی گستاخ خدا اور رسول بنتے ہیں۔ اب مہربانی کر کے اگر ایمان رکھتے ہو تو اس ایمان کو بچانے کیلئے خانصاحب کو کافر و گستاخ لکھو۔ اور اگر ایمان وغیرت سے خالی ہو تو پھر آپ پر کوئی حرج نہیں ہے

قارئین کرام ایسی ڈھیروں آیات مل سکتی ہیں کہ جن کا ترجمہ خانصاحب نے اسی طرح کیا ہے۔ ہم نے آپ کو نمونہ دکھادیا ہے۔

اب جس کے دل میں آئے وہی پائے روشنی　　　ہم نے تو دل جلا کر سر عام رکھ دیا ہے

(**محمد محسن حبیب** مدرس جامعہ عثمانیہ جھنگ)

☆☆☆

منجانب: اہلسنت والجماعت جھنگ